مطبوعات

ابن ماجہ اور علم حدیث | تالیف: مولانا محمد عبدالرشید نعمانی۔ طابع و ناشر: نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ، کراچی۔ صفحات ۲۵۹۔ بڑی تقطیع قیمت ۸ روپے۔

یوں تو یہ کتاب امام ابن ماجہؒ کی سوانح عمری ہے لیکن اس میں مولانا محمد عبدالرشید نعمانی صاحب نے نہایت ہی مستند حوالوں کے ساتھ اُس مواد کو جمع کر دیا ہے جو تدوینِ حدیث کے سلسلے میں فراہم ہو سکتا ہے۔ فاضل مصنف نے اس میں بڑی صراحت کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ اس امت کے ائمہ اور علماء نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو جمع کرنے میں کس نوعیت کی کاوشیں کیں۔ انہوں نے کس فہم اور تدبّر کا ثبوت دیا اور ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا جو ریکارڈ حدیث کی شکل میں ہمارے پاس آج موجود ہے اُسے احتیاط کی کن کن چھلنیوں میں سے چھان کر قبول کیا گیا۔ اس ضمن میں ائمۂ فن جنہوں نے جرح و تعدیل کے نہایت نازک فرض کو ادا کیا اُن کے حالات بھی اس میں قلمبند فرما دیئے ہیں۔

مولانا نے یہ کتاب اگرچہ ایک مثبت نقطۂ نظر کو سامنے رکھ کر تصنیف کی ہے اور اس میں کسی مخالف سے تعرض کرنا ان کا مقصود نہیں لیکن مختلف مقامات پر جہاں انہوں نے ضرورت محسوس کی منکرینِ حدیث کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا بڑی دیدہ وری سے پردہ چاک کیا ہے۔ مثال کے طور پر انہوں نے احادیث کی تعداد کے متعلق بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جب محدثین احادیث کی تعداد کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے مراد متونِ احادیث نہیں بلکہ طرق و اسانید ہیں"۔ صفحہ ۴۲

اس کے بعد وہ لکھتے ہیں:۔

"آج کل کے منکرینِ حدیث نے ابلہ فریبی کے لیے یہ شور مچا رکھا ہے کہ موجودہ حدیث کی کتابوں میں چند ہزار سے زائد احادیث کی تعداد پائی نہیں جاتی اور محدثین یہ کہتے ہیں کہ ہم نے لاکھوں حدیثوں سے ان کا انتخاب کیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ احادیث کی بڑی تعداد خود محدثین کے بیانات کے مطابق خود ساختہ ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں ان چند ہزار کا بھی کیا اعتبار رہ جاتا ہے کہ جن کو لاکھوں موضوعات سے چھانٹ کر صحیح قرار دیا گیا ہو۔ اس لیے آپ خوب سمجھ لیجیے کہ یہ ایک بہت ہی بڑا اسنگین مغالطہ ہے جو بے چارے ناواقف عوام کو دیا جا رہا ہے۔ کیونکہ محدثین کے یہاں تو احادیث کی تعداد کا حساب ان کی اسانید کے اعتبار سے ہوتا تھا نہ کہ متون کے لحاظ سے پس اگر کسی حدیث کی مثلاً سو اسناد ہیں تو اس کی تعداد اپنی اسانید کے اعتبار سے سو ہو گی۔ چنانچہ حدیث انما الاعمال بالنیات کا جب شمار لگائیں گے تو اسے اس کی سات سو اسناد کے اعتبار سے سات سو شمار کریں گے۔ (ص ۴۳)

پوری کتاب بڑے فاضلانہ مباحث پر مشتمل ہے اور فاضل مصنف کے تبحرِ علمی کی ہر لحاظ سے آئینہ دار۔ کتاب کے آخر میں تقریباً سو صفحات کا اشاریہ (انڈکس) ہے، جس میں رجال، اماکن، قبائل و جماعات اور کتب کے نام حروفِ تہجی کے مطابق درج کیے گئے ہیں۔ مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی کا یہ علمی کارنامہ ہر لحاظ سے قابلِ ستائش ہے۔ اور کارخانہ نور محمد نے اسے طبع کروا کر دین کی خدمت سرانجام دی ہے۔

کتاب میں اغلاط البتہ طبیعت پر بار ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں انہیں دُور کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔

نعیم العطار فی حدیث المجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | مترجم: مولانا السید غلام معین الدین صاحب نعیمی۔ طابع و ناشر: ادارہ نعیمیہ رضویہ ہفت روزہ سوادِ اعظم، موچی گیٹ۔ لاہور۔ قیمت

چار روپے۔ صفحات ۴۱۶ - ہندوستان میں ترسیل زر کا پتہ۔ جناب صوفی صابر حسن فاروقی۔ مکان نمبر ۱۸۶۵/۷ گلی پتے والی محلہ سوئیوالان دہلی ۶

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر عربی میں جو ذخیرۂ کتب موجود ہے اس میں علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی فاضلانہ تصنیف کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ ایک خاص اہمیت کی حامل ہے۔ زیر تبصرہ کتاب نعیم العطاء اسی کا اردو ترجمہ ہے جسے مفتی غلام معین الدین صاحب نعیمی نے بڑی محنت اور کاوش سے کیا ہے۔ ترجمہ کافی حد تک شستہ اور رواں ہے۔ البتہ کہیں کہیں عربی محاورات کو جب اردو میں جوں کا توں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ ذوق پر کچھ گراں سے محسوس ہوتے۔

کتاب کی ترتیب، طباعت اور کتابت بہت زیادہ توجہ کی محتاج ہے۔ اتنی بڑی تصنیف کا مضامین کی فہرست کے بغیر شائع کرنا ایک قاری کو مشکل میں ڈالنا ہے۔ کتابت ناقص ہے اور طباعت اتنی خراب کہ بعض صفحات پڑھے تک نہیں جاتے۔ تبصرہ نگار کے نزدیک شاید یہ نقائص اس وجہ سے رہ گئے ہیں کہ اراکین ادارہ کا مقصد اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہے اسی وجہ سے اتنی ضخیم کتاب کی قیمت چار روپے رکھی گئی ہے لیکن ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ تصنیف اتنی بلند پایہ ہے کہ اگر اس کو بہتر معیار پر شائع کر کے اس کی قیمت میں کچھ اضافہ بھی کر دیا جائے تو وہ سیرت کے شیدائیوں پر بالکل بار نہ ہوگا اور وہ اسے بہنسی خوشی برداشت کریں گے۔

امام احمد بن حنبلؒ | تالیف مولانا نصر اللہ خاں عزیز۔ طابع وناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور۔ صفحات ۱۱۲۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

زیر تبصرہ کتاب ملک کے مشہور صاحب علم اور صحافی مولانا نصر اللہ خاں عزیز نے امام احمد بن حنبلؒ کے حالات زندگی قلمبند کیے ہیں۔ فاضل مصنف نے امام صاحبؒ سے اپنی محبت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انہوں نے کتاب وسنت کی ٹھیٹ پیروی کا مسلک دنیا کے سامنے پیش کیا

اور انہوں نے حق کی حمایت میں سلاطین و امراء کو پرکاہ کے برابر وقعت نہ دی مجھے شروع ہی سے احساس تھا کہ حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے جو جنگ چار خلفائے عباس سے لڑی وہ محض مسئلہ خلقِ قرآن کی کلامی یا اعتقادی یا فقہی نوعیت کے لیے نہیں تھی بلکہ اس اصل الاصول کے لیے تھی جو دین حق کی بنیاد ہے کہ خدا کے دین کی تعبیر کرنے کا معیار کتاب و سنت ہے . . . امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی یہ خصوصیات تھیں جن کی بنا پر جب مجھے ۱۹۵۳ء میں انہی کی طرح قید کی فراغتیں نصیب ہوئیں تو میں نے ان کی زندگی کا یہ خلاصہ مرتب کیا۔"

پوری کتاب بڑی دلچسپ اور سبق آموز ہے۔ طباعت اور کتابت کا معیار البتہ ایسا نہیں جسے اطمینان بخش کہا جا سکے۔

(بقیہ اشارات)

جا سکتا ہے۔ اس کی حیثیت اب مارٹیم کے اُس دکاندار کی سی رہ گئی ہے جو محض دولت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اگر یہ خود ایک اطاعت شعار انسان کی طرح آگے بڑھ کر ہماری خواہشات کی تکمیل کر دے تو اس کی زندگی محفوظ ہے ورنہ مادی فلاح کا حصول اتنا بلند مقصد ہے کہ اسے اس مقصد کی قربانگاہ پر بے دریغ بھینٹ چڑھایا جا سکتا ہے۔ مسلمان اب اس کی پیروی اور اطاعت کے لیے زندہ نہیں بلکہ یہ اب ایک ناچیز بندہ کی حیثیت سے اپنے آقا کی چاکری کے لیے دنیا میں موجود ہے۔ آقا جتنی چاہے اس سے خدمت لے اور جب چاہے بغیر وجہ بیان کیے اسے اپنے ایوان سے نکال دے۔ پھر اسے یہ بھی اختیار حاصل نہیں کہ وہ آقا سے یہ پوچھے کہ حضور آپ نے مجھے کیوں نکال باہر پھینکا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اس ظلم پر بھی خاموش رہے اور جتنی خدمت اُس سے لی گئی ہے اُسے ہی اپنی سب سے بڑی سعادت سمجھتے ہوئے اپنا وقت بڑے سکون کے ساتھ گزار دے۔